بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

پارہ نمبر ۳
سورۃ البقرۃ

رکوع نمبر 2 (آیت نمبر 254 - 257)

آیت نمبر 254 :-

سوال : اس آیت میں ایمان والوں کو کس چیز کا حکم دیا جا رہا ہے ؟

جواب : اس آیت میں ایمان والوں کو خرچ کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔
یعنی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسے دیا ہے اسکے اللہ کو لوٹا دو۔

سوال : "مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ" سے یہاں کیا مراد ہے ؟

"اس رزق میں سے جو ہم نے تم کو دیا" یعنی انسان کو جو کچھ ملا ہے وہ اللہ کا ہے۔ اس نے اسے ہمارے پاس امانتاً رکھوایا ہے اور اس بات کی ہمیں اجازت دی ہے کہ ہمیں جب اسکی ضرورت ہو ہم اسے استعمال کر لیں مگر جب اللہ کے راستے میں اسکی ضرورت پڑ جائے تو پھر اسے خرچ کرنا ہے۔
اور رَزَقْنٰكُمْ میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہر نعمت شامل ہے مثلاً ہماری skills، وقت، اولاد، ہمارا علم، جسم کا ہر عضو

سوال : کس دن کے آنے سے پہلے خرچ کی رغبت دلائی جا رہی ہے ؟

جواب : اس دن سے مراد قیامت کا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو قیامت کے دن سے ڈراتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ قیامت کا دن اتنا بے رحم ہے کہ اس دن کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا، کوئی سفارش نہیں چلے گی اور نہ ہی کوئی سودا کیا جائے گا اسلیے اس دن کے آنے سے پہلے آج ہی تیاری کر لو اور خرچ کرو۔ کیونکہ کل یہ مال ضائع ہونے والا ہے۔

سوال : کافر سے مراد کون سے کافر ہیں ؟

جواب : یہاں کافر سے مراد اللہ کے حکم کا انکار کرنے والے ہیں۔

سوال : کفر کی کتنی صورتیں ہوتی ہیں ؟

کفر کی ۴ ممکن صورتیں ہیں۔
1۔ مِنْھُمْ مَّنْ كَفَرَ :- جو کھلم کھلا انکار کر دے اللہ پر ایمان اور اسکی اطاعت سے
2۔ نعمتوں کا کفر
3۔ آخرت کا انکار
4۔ آخرت سے تو انکار نہ کرے مگر یہ سمجھے کہ کچھ دے کر بچ جائے گا۔

پارہ نمبر ۳
سورۃ البقرۃ

رکوع نمبر 2 (آیت نمبر 257-254)

سوال: حضور اکرمؐ کی احادیث کی روشنی میں صدقہ کی اہمیت کو واضح کریں؟

جواب: آپؐ نے فرمایا
مومن کا صدقہ قیامت کے دن اسکا سایہ ہوگا۔
آپؐ نے فرمایا۔
وہ شخص جس نے دائیں ہاتھ سے دیا اور اسکے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہوئی تو ایسا شخص اللہ کے عرش کے سائے میں ہوگا۔

سوال: یہود و نصاریٰ کا سفارش کے بارے میں کیا نظریہ تھا؟

جواب: یہود و نصاریٰ اور کفار اپنے پیشواؤں یعنی نبیوں، ولیوں، بزرگوں، پیروں، مرشدوں کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ اللہ پر ان کا اتنا اثر ہے کہ وہ اپنی شخصیت کے دباؤ سے اپنے پیروکاروں کے بارے میں جو بات چاہیں اللہ سے منوا سکتے ہیں اسی کو وہ شفاعت کہتے تھے۔

سوال: اسلام کا نظریہ شفاعت کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے یہاں یہود و نصاریٰ اور مشرکین کے نظریے کے مطابق کوئی شفاعت نہیں ہے بلکہ اللہ کے یہاں شفاعت وہی لوگ کر سکیں گے جنہیں اللہ اجازت دے گا اور صرف اسی بندے کے بارے میں کر سکیں گے جسکے لیے اللہ اجازت دے گا اور اللہ صرف اہل توحید کے بارے میں یہ اجازت دے گا۔ یہ سفارش انبیاء، فرشتے، شہداء اور صالحین بھی کریں گے۔ سورۃ الانبیاء 28

وہ سفارش انہی لوگوں کے لیے کریں گے جن کو اللہ سلم کرے گا اور وہ اللہ کے خوف سے کانپ رہے ہوں گے۔

آیت نمبر 255:

سوال: لفظ الٰہ کتنے معنوں میں استعمال ہوتا ہے؟

جواب الٰہ کے معنی ہیں۔

1. معبود حقیقی یعنی وہ ذات جس کی عبادت کی جائے۔
2. محبوب حقیقی یعنی وہ ذات جس سے محبت کی جائے۔
3. متصرف فی العالم پوری کائنات کو چلانے والا۔
4. وہ ذات جس سے ہر امید رکھی جائے اور ہر دعا اسی سے کی جائے۔
5. مخوف یعنی وہ جس سے خوف کھایا جائے۔

سورۃ البقرۃ
پارہ نمبر 3

رکوع نمبر 2 (آیت نمبر 254-257)

سوال: "الحی" کے کیا معنی ہیں؟

جواب: ح ی ی سے ہے یعنی "اللہ زندہ ہے" یعنی اللہ تعالیٰ کی زندگی ذاتی ہے اور ہماری زندگی مستعار ہے۔ ہم ایک خاص کیفیت میں زندہ ہیں۔ اللہ نے زندگی دی ہے تو ہم زندہ ہیں وہ لے لے گا تو ہم مر جائیں گے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کی صفات اور بندوں کی صفات میں کیا فرق ہے؟

جواب: ① اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتی ہیں اور انسان کی صفات عطائی ہیں۔
② اللہ تعالیٰ کی صفات ابدی ہیں جبکہ انسان کی صفات عارضی ہیں۔
③ اللہ تعالیٰ کی صفات کامل ہیں جبکہ انسان کی صفات ناقص ہیں۔

سوال: "القیوم" کے کیا معنی ہیں؟

جواب: القیوم کے معنی ہیں۔
1- قائم کرنے والا
2- خود قائم رہ کر دوسروں کو قائم کرنے والا۔
3- نگران یعنی ہر نفس کے اعمال کا نگران۔
4- غیر فانی
5- مخلوق کو تھامنے والا۔
6- قیوم وہ ہے جو ہمیشہ مخلوق کی حفاظت اور تدبیر کرنے والا ہو۔
7- علامہ سیوطی کہتے ہیں قیوم ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

سوال: کرسی سے کیا مراد ہے؟

جواب: یہ ایک تمثیل ہے۔
حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ
کرسی سے مراد علم ہے۔
امام مجاہدؒ کہتے ہیں۔
کرسیہ علمہ ہے۔
بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد حکومت یا اقتدار ہے۔
یہ متشابہات میں سے ہے۔

سوال: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے کون سے نام اور صفات آئے ہیں؟

جواب: اس ایک آیت میں اللہ تعالیٰ کے تقریباً 25 نام اور صفات آئے ہیں۔
1- لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے۔

پارہ نمبر ۳
سورۃ البقرۃ
رکوع نمبر 2 (آیت نمبر 254-257)

2 - اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ :- ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔
3 - نہ اسکو نیند آتی ہے اور نہ اونگھ
4 - اسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔
5 - کوئی اسکے پاس کسی کی سفارش نہیں کرتا مگر جب اللہ تعالیٰ خود اجازت دے۔
6 - اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے
7 - انسان اللہ کے علم سے صرف وہ چیز لے سکتا ہے جتنا وہ دینا چاہے
8 - اسکی کرسی آسمانوں اور زمین پر چھائی ہوئی ہے۔
9 - ان دونوں یعنی آسمانوں اور زمین کی حفاظت اسکو تھکاتی نہیں ہے۔
10 - وہ بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔

آیت نمبر 256 :-

سوال: الغیّ کے کیا معنی ہیں؟
غیّ سے ہے۔ اسکے معنی ہیں سیدھے راستے سے ہٹ جانا۔ وہ حالت جو غلط عقیدے کی وجہ سے پیدا ہو اسے بھی الغی کہتے ہیں۔

سوال: لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ سے کیا مراد ہے؟
"دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے" اس کا تعلق دین میں داخل ہونے سے ہے۔ دین میں کسی کو زبردستی نہ لایا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور گمراہی دونوں کو واضح کر دیا ہے۔ اسلامی مملکت میں ایک کافر تو اپنے کفر پر قائم رہنے کی اجازت تو بے شک دی جا سکتی ہے لیکن ایک بار جب وہ اسلام میں داخل ہو جائے تو پھر اس میں سے بغاوت و انحراف کی اجازت نہیں دی جا سکتی کیونکہ اس سے نظریاتی انتشار پھیلنے کا خطرہ ہے۔

سوال: فطرت اور شریعت میں کیا فرق ہے؟
جواب: اس میں کوئی فرق نہیں ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی جو فطرت بنائی ہے وہی شریعت ہے۔ دین اسلام کی کوئی چیز غیر فطری نہیں۔

سوال: "العروۃ الوثقیٰ" سے کیا مراد ہے؟
جواب: العروۃ الوثقیٰ سے مراد مضبوط کڑا ہے۔ یہ بھی ایک استعارہ ہے ایک روایت میں آتا ہے کہ یہ تقویٰ ہے۔ اسکے علاوہ اس سے

پارہ نمبر ۳
سورۃ البقرۃ

رکوع نمبر 2 (آیت نمبر 254-257)

مراد اسلام، توحید، ایمان، قرآن اور اللہ کے لیے محبت اور دشمنی کرنا ہے۔

آیت نمبر 257:-

سوال: "اَوْلِیٰٓـئُھُمُ" کے کیا معنی ہیں؟

جواب: "و ل ی" دوست / کارساز۔ ان کی بگڑی بنانے والا ہے۔

سوال: الظُّلُمٰتِ سے مراد کون سے اندھیرے ہیں؟

جواب: ظلمت سے مراد نفس، جہالت اور کفر کے اندھیرے ہیں۔

سوال: نور سے کیا مراد ہے؟

جواب: نور سے مراد ہدایت کا نور ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کن لوگوں کا دوست ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا دوست ہے اور وہ ان کو کفر اور جہالت کے اندھیروں سے نکال کر ہدایت کی روشنی میں لے آتا ہے۔

سوال: کفار کے دوست کون لوگ ہیں؟

کفار کے دوست طاغوت ہیں جو انسانوں اور جنوں کی صورت میں ہیں اور وہ انسانوں کو اسلام کی روشنی اور ہدایت سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہی لوگ آگ کے ساتھی ہیں اور وہ اسمیں ہمیشہ رہیں گے۔